تجزیہ کیا جائے۔

زیر تبصرہ کتاب بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جس میں فاضل مقالہ نگار مفتی عبدالواحد صاحب نے عمار ناصر صاحب کی کتاب "توہین رسالت کا مسئلہ" پر تنقید کی ہے۔ یقیناً فاضل مقالہ نگار نے عصر حاضر کی اس اہم ترین موضوع پر قلم اٹھا کر اچھا اقدام کیا ہے اور کافی حد تک اپنے دلائل کو بیان کیا ہے مگر بعض عبارات اصول تحقیق کے منافی ہیں جیسے صفحہ نمبر ۶ پر عمار خان کے موقف پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"لیکن عمار خان کی خواہ یہ بات ہو یا وہ بات ہو، ان کا مقصد تو دین وعلم کے نام پر انتشار پیدا کرنا ہے"...... صفحہ ۱۶ پر لکھتے ہیں" ان حالات میں ملک کے عوام وعلماء اگر ذمی کی سزائے موت کو ضروری سمجھیں تو عمار خان صاحب کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ امت کے اندر انتشار پیدا کریں"...... صفحہ ۲۰ پر لکھتے ہیں:" اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ عمار خان صاحب کی یہ کتاب جب صرف کافروں اور دین سے بیزار لوگوں کو مفید ہے تو یہ حقیقتاً ان ہی کی خاطر لکھی گئی ہے"

مذکورہ عبارات میں فاضل مقالہ نگار نے اصل مسئلے کے بجائے اس کے ذات (Privacy) کو چیلنج کیا ہے ایسے عبارات سے صرف نظر کر کے اگر اس کا بغور مطالعہ کیا جائے تو بہت مفید رہیگا۔ فاضل مصنف نے اپنے موقف ٹھوس دلائل اور فقہاء امت کے کتابوں سے پیش کیا ہے جس پر وہ ہم سب کیطرف سے شکریے کے مستحق ہیں۔ لیکن مولانا عمار خان ناصر کے حوالے اب ٹھوس علمی اور تحقیقی کتاب تمام علماء پر قرض ہے جس میں اس کے جملہ افکار ونظریات کا تحقیقی جائزہ لیا جائے۔ اور انکی مثبت افکار کی تائید اور منفی نظریات کی تردید کی جائے...... راقم کے خیال میں حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب ہی اس موضوع کیلئے انتہائی مناسب شخصیت ہیں۔ 62 صفحات پر مشتمل یہ علمی اور تحقیقی کتابچہ دارالافتاء جامعہ مدینہ کریم پارک لاہور سے دستیاب ہے۔ (مولانا اسرار مدنی)

اسلامی بینکاری و جمہوریت .... جناب زاہد صدیق مغل

حضور ﷺ نے لعن عبدالدینار و عبدالدراھم فرما کر سرمایہ دارانہ نظام اور اس کی خرابیوں سے بچنے کی ترہیب فرمائی۔ کیونکہ سرمایہ دولت کا بیہمانہ اور ظالمانہ استعمال ہے۔ اس نظام زندگی میں عقلیت، حرص، طمع، لالچ اور حسد کا غلبہ ہوتا ہے جو یقیناً تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔ زیر نظر کتاب سرمایہ دارانہ نظام اور اس کے فکری پس منظر کو سمجھنے میں ایک منفرد کاوش ہے۔ یہ کوئی مستقل کتاب نہیں بلکہ جناب زاہد صدیق مغل صاحب کے مختلف مقالات کا مجموعہ ہے جو ماہنامہ ساحل، الشریعہ اور محدث جیسے علمی پرچوں کی زینت بنتے رہے۔ جدید علم کلام

زیر بحث موضوع اور مصنف کتاب اور اسکے فکری پس منظر کو سمجھنے کیلئے نامور محقق اور نقاد جناب خالد جامعی کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

"اٹھارہویں صدی میں مغرب کے غلبے کے بعد عالم اسلام میں روایتی علم کلام کا احیاء ہوا۔اس احیاء میں رسالہ حمید یہ کے مصنف شیخ الجسر سے لے کر قاسم نانوتویؒ ،(تصفیۃ العقائد) فاضل بریلویؒ (الکلمۃ الملھمہ)، اشرف علی تھانویؒ (الانتباھات المفیدہ)، شبلی نعمانیؒ ، سلیمان ندویؒ ، مناظر احسن گیلانیؒ ، ثناء اللہ امرتسریؒ ، ایوب دھلویؒ ، سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ (رسالہ دینیات ، تنقیحات ، اسلامی تہذیب اور اس کے اصول ومبادی ، پردہ ، سود ، اسلام اور جدید معاشی نظریات) وغیرہ کے نام راسخ العقیدہ متکلمین کے چند نمائندوں کے طور پر پیش کیے جاسکتے ہیں ۔ جدید علم کلام کے نمائندہ مکاتب کی طرف سے شیخ عبدہ ، جمال الدین افغانی ، چراغ علی ، کرامت علی جونپوری متولی امام بارگاہ ، خدا بخش ، سرسید اور سید امیر علی کے بعد اگلی نسل میں سب سے بڑا نام علامہ اقبالؒ کا ہے ۔اسی قطار میں احمد دین امرتسری، اسلم جیراج پوری ، غلام احمد پرویز ، وحید الدین خان ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی ، ڈاکٹر طارق رمضان ، شیخ یوسف قرضاوی وغیرہ کو شامل کیا جا سکتا ہے ۔ایک طویل تعطل کے بعد روایتی علم کلام کے جدید تقاضوں کے مطابق احیاء کی تحریک کا کام ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری نے سنبھالا کیونکہ یہ کام انگریزی زبان میں تھا لہذا اس کا دائرہ اثر محدود رہا۔ان کے تین قابل ذکر شاگردوں ڈاکٹر علی محمد رضوی ، ڈاکٹر عبدالوہاب سوری اور زاہد صدیق مغل نے دین کے دفاع کے لئے جو منفرد کلامی اسلوب اختیار کیا اور روایتی علم کلام کو جس طرح حیات نو عطا کی اس کی مثال پورے عالم اسلام میں نہیں ملتی ۔ زیر نظر کتاب "اسلامی بینکاری اور جمہوریت" اسی دانش رفتگاں کی ایک جھلک ہے جو علماء کرام کے لئے ایک بے مثال کتاب ہے جس کے ذریعے وہ اس روایت کو سیکھ سکتے ہیں جسکے ذریعے مغرب کی جانب سے دین پر ہونے والے حملوں کا زبردست دفاعی اور اقدامی نظام بنایا جا سکتا ہے ۔ دینی مدارس اور اسلامی تحریکوں کے وابستگان کے لیے کتاب کا مطالعہ فکر ونظر ، دلیل و برہان کے نت نئے دریچے کھولنے میں مدد دے گا"۔

۳۳۰ صفحات پر مشتمل یہ تحقیقی کتاب ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری صاحب کے تحقیقی مقدمے کیساتھ مکتبہ وراثت غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور ۴۳۲۵۳۵۸۔۰۳۴۵ سے دستیاب ہے ۔(م۔ا۔م)